109125-محاسبہ نفس کے شڈول میں شرکت کرنے کا حکم

سوال

بہت ساری مجلسوں میں ممبران کو مختلف موضوع میں شرکت کی دعوت دی جاتی ہے کہ انعامی مقابلہ میں شرکت کے لیے نام لکھائیں اور مقابلہ کی مدت کے دوران نماز پنجگانہ مسجد میں ادا کریں اور یہ مقابلہ ان شاء اللہ ایک ہفتہ تک رہے گا اس کو مکمل کرنے کے لیے مقابلہ میں حصہ لینے والا شخص ایک خاکہ میں رنگ بھرتا ہے جس کی سات شاخیں ہیں جو ہفتہ کے سات یوم کے قائم مقام ہیں اور ہر شاخ کے پانچ پتے ہیں، جسے کمیٹی پوائنٹ کے لیے اور کامیاب ہونے والے کے لیے استعمال کرے گی جو نمازوں کی جگہ ہے، جب آپ نماز مسجد میں ادا کریں تو ایک پتہ میں سبز رنگ بھر دیں، اور جب نماز باجماعت ادا نہیں کرسکے تو پتہ میں زرد رنگ بھر دیں، پھل خیری عمل کے لیے ہے، اور پوائنٹ میں شمار نہیں ہوگا، اس طرح کے مضامین کا حکم کیا ہے، اور کیا یہ معاملہ بدعت شمار ہوگا؟

پسندیدہ جواب

مسلمان اپنے رب کی عبادت کتاب عزیز
میں اللہ کے حکم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے ہوئے بجالاتا ہے،
اور جو عبادت ہو وہ بدنے اور اس کے رب عزوجل کے مابین ہے، اس پر لوگوں کے مطلع ہونے
کی ضرورت نہیں کہ لوگ اسے دیکھیں کیا کر رہا ہے، اور اس نے کوتاہی کیوں کی ہے؟

ظاہر یہی ہوتا ہے کہ سوال میں وارد
شدہ فعل اور اس جیسے دوسرے افعال شریعت کے موافق نہیں؛ اس کی کئی وجوہات ہیں:

1 یہ سلف امت کے طریقہ پر نہیں،
اور نہ ہی کسی صحابی نے ایسا کیا اور نہ ہی ان کے بعد کسی نے بلکہ یہ اس زمان کی
بدعت ہے.

2 مسلمان اپنے رب کے لیے نماز ادا
کرتا ہے، اس لیے نماز ادا نہیں کرتا کہ مخلوق اسے انعام سے نوازے.

3 اس طرح کا شڈول ضعیف و کمزور نفس
والوں کے لیے کذب و جھوٹ کا دروازہ کھولتا ہے، ان میں سے کوئی شرم کریگا کہ اس کے
مسلمان بھائی اسے کوتاہی کرنے والا دیکھیں، تو اسطرح وہ جھوٹ و کذب میں پڑ جائیگا.

4 اس مقابلہ میں شریک ہونے والے
ممبران میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی دوڑ میں شامل ہونا عمل میں فخر و تعجب کرنے

کا دروازہ کھولے گا.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل
سوال کیا گیا :

بعض افراد فرضی اور سنت نمازوں کے
بارہ میں محاسبہ نفس کرنے کے لیے ایک چارٹ بناتے ہیں، اس چارٹ میں ہر نماز کے آگے دو خانے ایک فرض اور دوسرا سنتوں کے لیے بنایا جاتا ہے اور ہر نماز باجماعت ادا کرنے کی صورت میں اس کے پوائنٹ لکھے جاتے ہیں، اور جب سنت مؤکدہ ادا کرے تو بھی اس کے خانہ میں پوائنٹ لکھتے ہیں، اور اگر ادا نہ کرے تو بھی اس کے خانہ میں پوائنٹ درج
کرتے ہیں.

اور ہفتہ مکمل ہونے پر پوائنٹ جمع
کیے جاتے ہیں ایک ماہ کے لیے چار چارٹ بنائے جاتے ہیں، یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس وسیلہ سے نماز پنجگانہ اور سنت کی ادائیگی پر پابندی ہوتی ہے اس طریقہ کے متعلق آپ کی رائے
کیا ہے ؟

کیا یہ مشروع ہے یا نہیں، اور اس طرح
کے چارٹ نشر اور شائع کرنے میں آپ کی رائے کیا ہے، اللہ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے
؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

" یہ طریقہ مشروع نہیں بلکہ بدعت ہے،
اور ہو سکتا ہے اس طرح دل سے اللہ کی بندگی کا معنی و مفہوم ہی خارج ہو جائے اور
ساری عبادات روٹینی بن کر رہ جائیں جیسے وہ کہتے ہیں.

صحیحین میں انس بن مالک رضی اللہ
تعالی عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں :

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد
میں داخل ہوئے تو دو ستونوں کے درمیان رسی بندھی ہوئی دیکھی تو آپ نے دریافت فرمایا
یہ کیا ہے ؟

انہوں نے جواب دیا: یہ زینب رضی اللہ
تعالی عنہا کی رسی ہے جب وہ تھک جاتی ہے یا اکتاہٹ محسوس کرتی ہیں تو اس رسی کو پکڑ
لیتی ہیں.

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا:

" اسے کھول دو، تم میں سے کوئی ایک
اس وقت تک نماز ادا کرے جب وہ چست ہو، اور جب اکتا جائے یا تھک جائے تو بیٹھ جائے "

پھر ہو سکتا ہے بعض اوقات انسان کو
اصل میں غیر افضل اعمال کسی سبب کی بنا پر افضل پیش آ سکتا ہے، اگر وہ آنے والے کسی
مہمان کی خدمت میں لگ جائے اور اس کی ظہر کی سنت مؤکدہ رہ جائیں تو یہ اس کے لیے
سنت مؤکدہ کی ادائیگی میں مشغول ہونے سے بہتر ہے.

میں اپنے نوجوانوں کو نصیحت کرتا ہوں
کہ وہ عبادت میں چستی کے حصول کے لیے اس طرح کے طریقے اور اسلوب اختیار مت کریں،
کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کے اسلوب اختیار کرنے سے بچنے کا کہا
ہے، اور اپنی سنت اور سنت خلفاء راشدین کی اتباع و پیروی کرنے کی ترغیب دلائی اور
بدعات سے اجتناب کرنے کا حکم دیا ہے، اور بیان کیا ہے کہ ہر بدعت گمراہی ہے، چاہے
اس بدعت کو ایجاد اور عمل کرنے والے اچھا ہی سمجھتے ہوں، اور نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے طریقہ میں یہ شامل نہ تھا اور نہ ہی خلفاء راشدین اور صحابہ کرام اس
طرح کرتے تھے" انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (16
/111).

اور شیخ عبد الرحمن البراک حفظہ اللہ
سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ہم چھ دوست ہر پندرہ یوم کے بعد کسی
ایک کے گھر جمع ہو کر ایک پروگرام کرتے ہیں جس میں قرآن مجید اور اربعین نووی اور
منہاج المسلم پڑھتے ہیں اور گھر والے کی جانب سے کچھ وعظ و نصیحت ہوتی ہے، اور نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کے متعلق حالات پڑھتے ہیں، اس پروگرام کی
ابتدا قرآن مجید سے اور اختتام دعا سے ہوتا ہے.

اور اس پروگرام میں یہ بھی شامل ہے
کہ ہر ایک نے ایک ورقہ پر کرنا ہوتا جسے ہم نے ایک دوسرے سے آگے نکلنے کا چارٹ کے
نام سے موسوم کیا ہے، اس میں قرآن کا ورد اور مسجد میں نماز پنجگانہ کی ادائیگی،
اور روزہ، صلہ رحمی شامل ہے، جب ہم اس چارٹ کو پر کرتے ہیں تو اس کے نتائج اچھے
نکلتے ہیں، اور جب پر نہ کریں تو نتائج اچھے نہیں ہوتے، بلکہ ہم سے قرآن مجید کی
تلاوت میں کوتاہی ہو جاتی ہے، لہذا اس طرح کے چارٹ کا شریعت میں کیا حکم ہے ؟

شیخ کا جواب تھا :

"الحمد للہ :

مجھے ظاہر تو یہی ہوتا ہے کہ یہ چارٹ
بنانا اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کے لیے اس کی شقوں کے مطابق عمل کرنا بدعت ہے؛
کیونکہ یہ آپس میں فخر اور اعجاب عمل پر مشتمل ہے، اور اسی طرح اس میں ایسے عمل کا
اظہار بھی پایا جاتا ہے جسے خفیہ رکھنا افضل ہے؛ اس لیے کہ صدقہ اور تلاوت قرآن یا
ذکر جیسے عمل خفیہ رکھنا ریاء کاری سے زیادہ دور ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

**.{ اپنے پروردگار سے دعا کیا کرو گڑ
گڑا کر کے بھی اور چپکے چپکے بھی }**.الاعراف (55).

اور ایک دوسرے مقام پر ارشاد ربانی
ہے :

**.{ یہ تیرے پروردگار کی اس مہربانی کا
ذکر جو اس نے اپنے بندے زکریا پر کی تھی، جبکہ اس نے اپنے رب سے چپکے چپکے دعا کی
تھی }**.مریم (2–3).

اور ان سات بندوں میں سے ایک بندے کے
متعلق بھی یہی ہے جسے اللہ تعالی یوم قیامت اپنا سایہ نصیب کرینگے حدیث میں یہ بیان

ہوا ہے :

"ایک وہ شخص جو صدقہ کرے اور اسے
خفیہ رکھے حتی کہ اس کا بایاں ہاتھ بھی نہ جانے کہ اس کے بائیں ہاتھ نے کیا صدقہ
کیا ہے"

اس لیے یہ چاہیے کہ ایک دوسرے کو
اطاعت و نوافل کی نصیحت کثرت سے کی جائے ، اور ہر شخص وہ عمل کرے جو اس کے آسان
ویسر ہو جو اس کے اور اس کے پروردگار کے درمیان ہو، تو اس سے تقوی اور نیکی و بھلائی
میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون حاصل ہو گا، اور عمل ایسی اشیاء سے بھی محفوظ و سلامت
رہے گا جس سے عمل کے ضائع ہونے کا خدشہ ہے ، یا پھر اس کا اجر و ثواب کم ہو جاتا ہے .

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے ،
اور وہی سیدھی راہ کی راہنمائی کرنے والا ہے . واللہ تعالی اعلم " انتہی

http://www.islamway.com/?iw_s=Fatawa&iw_a=view&fatwa_id=8762

واللہ اعلم .